

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 121

Track 1

Time 11:52

استخارہ کی حقیقت کیا ہے اور ساتھ دن تک استخارہ کر نہ کہ باوجود بھی جواب نہ ملے تو کیا کرنا چاہیے؟

ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ خواب نہ ملے بات یہ ہے کہ ہماری زندگی کے دو رخ ہیں ایک رخ میں ہم ٹاٹم اسپیس میں بندھے ہوئے ہیں جس کو ہم بیداری کہتے ہیں اور ایک رخ ایسا ہے کہ جو ٹائم اسپیس سے آزاد ہے جس کو ہم خواب دیکھنا کہتے ہیں تو جتنی بھی معاورائی علوم ہیں یا روحانیت ہے اللہ تعالیٰ سے قربت کے معاملات ہیں ان کا تعلق رات سے ہے جیسے آپ نے قرآن پاک میں پڑھا ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ اور قربت کا تذکرہ آیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے رات ہی کا ذکر فرمایا ہے جیسے حضور علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معراج ہوئی خواب میں ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر اللہ تعالیٰ نے رات ریت نازل کی رات میں ہی کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور چالیس راتوں سے پورا کر دیا دن کا وہاں تذکرہ ہی نہیں ہے حضرت ابراہیم کا جیسے میں نے آپ سے ذکر کیا ہے جب انہوں نے تفکر اللہ تعالیٰ کے معاملات پر اللہ تعالیٰ کے ڈھونڈ پر وہ را ضک ہو گیا ستارہ رات ہی کو نکالتے ہیں دن کو تو نہیں نکالتے اس صورت سے جتنے پیغمبروں کے خواب ہیں اس کا بھی تعلق رات سے ہے مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب کے صاحب میں نے دیکھا ہے چاند سورج اور گیا رہ ساتارہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں جتنے بھی آپ کو روحانی علوم ملیں گے ان کا مطلب یہ ہوا کہ ہماری زندگی دو ایک رخ ہے بیداری جس کو ہم جاگنا کہتے ہیں رخصت پر سفر کر رہی ہے اور ایک رخ ہے خواب جیسے ہم سب لوگ جاگ رہے ہیں اور ایک رخ ہے خواب جس کو ہم رات کہتے ہیں اب صورت حال یہ بنی کہ اب ہمارے اوپر دو حواس غالب ہیں ایک حواس کا نام دن ہے اور ایک حواس کا نام رات ہے جب ہمارے اوپر دن کے حواس غالب ہوئے ہیں تو رات کے حواس سے ہم دور ہو جاتے ہیں اور جب ہمارے اوپر رات کے حواس غالب ہوئے ہیں تو ہم دن کے حواس سے دور ہو جاتے ہیں تو خواب دیکھنا جو ہے وہ دراصل دن کے حواس کا مغلوب ہونا ہے انسان ہر انسان نہیں ہر جانور، ہر پرند، ہر درخت، پتھر، پاؤں پاؤں کائنات میں جتنی بھی چیزیں ہیں وہ ان دو حواسوں میں داروبدل ہو رہی ہیں کبھی رات کے حواس کا غلبہ ہو جاتا ہے کبھی دن کے حواس کا غلبہ ہو جاتا ہے تو رات کے حواس کا جب غلبہ ہو جاتا ہے تو آدمی ٹائم اسپیس سے آزاد ہو جاتا ہے

اور جب دن کے حواس کا جب غلبہ ہو تا تو آدمی کے اوپر ٹائم اسپیس کا مسلط ہو جا تا قانون یہ جس آن جس گھڑی انسان سو جا ئے گا اس کی آنکھ لگ جا ئے گی نیند کی آغوش میں کھو جا ئے گا اسی وقت اس پر رات کے حواس غالب ہو جا ئیں گے جب تک کسی آدمی کے اوپر ، کسی گا ئے کے اوپر ، کسی بھنس کے اوپر ، بکری کے اوپر ، طوطے چڑیا کے اوپر ، پہاڑ کے اوپر درخت کے اوپر رات کے حواس غالب نہیں ہو نگو و سو ئے گا نہیں سو نہیں سکتا اور جیسے ہی وہ حواس غالب ہو ئے ہیں وہ سو جا تا اور جیسے ہی وہ حواس ٹوٹتے ہیں کمزور ہو تا آدمی تو اس کا تاثر ہو جا تا تو جب آدمی سو تا جیسے ہی اس کی آنکھ بند ہو تی وہ خواب دیکھنا شروع ہو جا تا اب یہ بھی سائنس نے ثابت کر دیا کہ آدمی کی نیند پوری نہ ہو تو آدمی بیمار ہو جا تا اتنے گھنٹے آدمی کو سونا ہی چاہیے اچھا سائنس نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ اگر کوئی آدمی زندگی میں خواب نہیں دیکھتا وہ بھی بیمار خواب آدمی کو نظر ہی آنا چاہیے اب خوابوں کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کوئی خواب یاد رہتا ہے کوئی خواب بھول جا تے ہیں تو اگر خواب میں دیکھتے ہو ئے حالات اور واقعات کے نقوش گہرے ہوتے ہیں تو وہ خواب یاد رہتا ہے اگر خواب کے حالات اور نقوش ہلکے ہوتے ہیں تو یاد رہ جاتے ہیں اسی صورت میں آپ کی دنیا کوا اہمیت دیتا ہے تو وہ خواب میں دیکھتے ہو ئے حالات اسے یاد رہتے ہیں ورنہ یاد نہیں رہتے بیداری میں بھی آپ دیکھیں اپنے گھر سے آپ یہاں تک مراقبہ مال تک تشریف لا ئے اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو اجر دے تو راستہ میں اپنے سب کچھ دیکھا اب میں آپ سے یہ کہو کہ یہاں چو رنگی پر کوئی بورڈ بھی لگا دیکھا ہے آپ نے مراقبہ مال کا تو اس میں سے اکثر بستر لوگ یہی کہیں گے ہمیں نہیں پتا حالانکہ وہ بورڈ دیکھا کیوں کہ اہمیت نہیں دی آپ وہاں کھڑے نہیں ہو ئے نہ رہے نہیں آپ نے اس کو اہمیت نہیں دی کہ اچھا بھئی یہاں بھی ایک بورڈ لگا ہوا ہے اس لئے آپ کو یاد نہیں رہا آپ روز دفتر جا تے ہیں راستہ کی ہر چیز دیکھتے ہیں سب کچھ دیکھتے ہیں دو کا نہیں بھی دیکھتے ہیں اور جب دفتر جا کر کوئی آدمی سوال کرتا ہے کہ بھئی آپ نے کیا کیا دیکھا بہت کچھ دیکھا بس ہم آگے لیکن آپ بس میں بیٹھ کر گاڑی میں بیٹھ کر رہ جگہ غور و فکر کرتے جا ئیں کہ یہاں کیا ہے یہاں کیا ہے یہاں کیا ہے یہاں کیا ہے تو اگر تو سو دوکانیں وہاں فلاح دوکا ہے لیکن اگر آپ غور نہیں کریں گے تو کچھ بھی یاد نہیں رہے گا یہی صورت خواب میں بھی ہے خواب میدنیا کی آپ کی نزدیک اہمیت ہے تو وہ یاد رہے گا نہ اہمیت ہے تو وہ دیکھی ہوئی چیز یاد نہیں رہتی اب استخارہ ہم کرتے ہیں تو اب استخارہ میں یہ تو ہمارے پیش نظر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے لیکن اللہ تعالیٰ کے سے مشورہ کر رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے معاملات سے متعلق اہمیت نہیں دیتے اہمیت دنیا کی زیادہ ہے تو جو کچھ آپ خواب میں دیکھتے ہیں وہ یاد نہیں رہتا دیکھتے ضرور ہیں یہ ہو نہیں سکتا ایک بندہ اللہ تعالیٰ سے مشورہ کرے اور اللہ تعالیٰ اسے جواب نہ دے یہ کیسے

ہو سکتا ہے بھئی ایک بند بند کو مشور دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کیسے مشور نہیں دے گا بھئی لیکن چونکہ وہ خواب کے حواس میں سارے کام ہوتے ہیں اور خواب کی دنیا سے بند واقف نہیں ہوتا اور خواب کی دنیا کو واقفیت نہیں دیتا تو اس لئے جو کچھ وہ دیکھتا ہے بھول جاتا ہے اس میتین دن ہوں ساتھ دن ہوں اکیس چالیس دن بھی ہو سکتے ہیں یہ تو یہ ہو گیا اب یہ ہے کہ آپ کو فوری طور پر مشور کرنا ہے مطلب یہ کہ آج آپ نے اللہ تعالیٰ سے مشور کیا اور کل آپ کو اس کا ایسا نا کا جواب دینا ہے تو اس کی صورت یہ ہے کہ آپ کو اپنے اندر اتنا یقین پیدا کرنا ہے کہ چاہیے وہ ساکت اپنے اندر پیدا کرنا چاہیے کہ باپ سال سے دو بات کر لے تو اللہ تعالیٰ سے آپ کر تے ہیں بھئی استخار کی کیا ضرورت ہے اور یہ کہ آپ اللہ کو نہیں دیکھ سکتے ایسا نہیں ہے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہاں تم ایک ہو میں دو سرا ہوں جہاں تم دو ہو میں تیسرا ہو باس کا کیا مطلب ہوا ہم جتنے بھی یہاں بیٹھے ہوتے ہیں ہر آدمی کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے میں ایسا نہیں ہے میں چھپا ہوا تو ضرور ہوں لیکن جہاں تم ایک و ہمیں دو سرا ہوں جہاں تم دو ہو وہاں میں تیسرا ہوں... اللہ تعالیٰ نے فرمایا... الا انا بكل شئی محیط... کہ میں نے تو ہر چیز کو احاطہ کیا ہوا ہے ایک دائرہ ہے اس دائرہ کے اندر ہر شے بند ہے تو اب میں اس دائرہ میں بند ہوں تو اس دائرہ کو نہیں دیکھ سکوں جس میں اللہ تعالیٰ نے کوئی کمی نہیں کی اللہ تعالیٰ نے تو بتا دیا ہولا ول، ہو لآخر، ہولظا، ہوالباطن کے میں ہی ظاہر ہوں میں ہی باطن ہوں میں ہی ابتداء ہوں میں ہی انتہاء ہوں تمہارے ساتھ ہوں تمہاری مدد کرتا ہوں تمہیں رزق دیتا ہوں تم میری سمات سے سنتے ہو میری بصارت سے دیکھتے ہو میرے فواد سے سوچتے ہونحن اقرب... میں تمہاری رگ جان سے زیادہ قریب ہوائنتی قربت کے باوجود آپ یہ کہیں ہم اللہ کو نہیں دیکھ سکتے تو یہ تو آپ کی ناشکری ہے اگر کوئی آدمی آج کوئی فیصلہ کرنا چاہے تو اس میں کل کیا ابھی کیوں نہ فیصلہ ہو ابھی اللہ سے پوچھ صاحب یہ کام کروں میں اللہ تعالیٰ اسے جواب دیں گے لیکن اب یہ کہ آپ ان تقاضوں کو پورا کر کے اپنی روحانی صلاحیتوں کو بیدار کر کے اپنے اندر اتنی صلاحیت تو پیدا کریں... کہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو کر سکیں اللہ تعالیٰ سے اپنی درخواست پیش کر سکیں اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی انکساری کر سکیں جوان نے ملنے کی وجہ جو ہے ہماری اپنی کمزوری ہے شعوری کمزوری اور یقین کی کمزوری اگر یقین آدمی کے اندر ہو تو دیکھئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے فرمایا کہ صاحب آپ مر منہ کے بعد دوبارہ زندہ کر سکتے ہیں تو اللہ میاں نے کہا ہاں زندہ ہاں کر دیں گے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ صاحب مجھے یقین تو ہے اس بات کا کہ آپ مر نہ گئے بعد دوبارہ زندہ کر دیں گے لیکن آپ میرے اوپر کرم کریں میرے اوپر مہربانی فرمائیں اپنے بند کے اوپر اگر مجھے یہ دیکھا دے تو مجھے یقین اور زیادہ ہو جائے گا میرا یقین اور پختہ ہو جائے گا دیکھئے اللہ تعالیٰ نے اس

بات کو نا پسند بھی کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا دو پرندے پکڑو ان کو ذبح کرو ان کی خیال اتا رواں ران کا قیمہ بنا دو دونوں کا ایک ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایسے ہی کیا دو پرندے ذبح کئے خیال اتاری اس کا قیمہ بنایا قیمہ بنا کر وہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تھوڑی تھوڑی جگہ اس کو رکھ دو انہوں نے اسی طرح کیا ہاں تھوڑی سی چوٹکھی ڈال دی وہاں تھوڑی سی چوٹکھی ڈال دی اب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کو کہو کہ اللہ تعالیٰ کی حکم سے زندہ ہوں حضرت ابراہیم نے کہہا اللہ کی حکم سے زندہ ہوں تو جہاں جہاں ٹکڑے تھے جس جانور کے وہاں سے وہ ٹکڑے اٹھ ایک جگہ جمع ہوئے اور زندہ پرندے بن گئے تو یہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بیان کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ کہتا ہے میں کہہ دو بالکل صحیح ہے اس میں کوئی رد و بدل نہیں ہوتا بس بات اتنی سی ہے کہ ہمارے اندر کتنی صلاحیت ہے ہمارے ساری زبانی جمع خرچ ہے اب ایک اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی ہر انسان اپنے ایک ناول لیکر بیٹھتا ہے اس میں جناب شام کو جو ناول پڑھے گا صبح کی آذان ہو جائے گی اس کو کوئی خیال ہی نہیں آئے گا کہ آذان ہو گئی تاج کھیلنے بیٹھ گیا ایک دن ایک رات مسلسل تاج کھیلے گا کھا نہ کا بھی خیال نہیں آئے گا لیکن جب اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو گا تو خیال ہو جائے گا دنیا داری کی تو اس کا مطلب ہے میں اس بات کا یقین ہے کہ اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کی ہماری یقین کی کمزوری کا تو یہ حال ہے اب ہم یہ کہیں کہ اللہ ہمیں مشورہ نہیں دیتا تو مشورہ تو جب دیں جب ہم اللہ سے مشورہ کریں اب ہوا ہی مشورہ ہے ہوا میں آپ نے گیند اچھا لے دی اب وہ جہاں بھی گرے اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 121

Track 2

Time 06:15

۲۔ مرقوم لوگ خواب میں کیوں نظر آتے ہیں؟

حضور پاک ﷺ کی حدیث ہے جو آدمی مر جاتا ہے اس دنیا سے اس دنیا میں یعنی عالم اعراف میں منتقل ہو جاتا ہے اس کا تعلق اس دنیا سے اور اس دنیا کے احباب دوستوں سے اور اس دنیا کی تیس سال تک برقرار رہتا ہے تیس سال کے بعد آگے آگے ہے وہ اس دنیا کو بھول جاتا ہے اور یہ بھی ہوتا ہے جن لوگوں سے اس کو محبت ہوتی ہے بہت زیادہ تعلق خاص ہوتا ہے وہ لوگ بھی اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں تو ان میں سے فرمایا صرف اتنا فرمایا کہ تیس

سال تک اس دنیا سے تعلق رہتا ہے تو تعلق اسی بنیاد پر قائم رہتا سکتا ہے جب آدمی اپنے دوستوں سے اپنے ماحول سے اپنے رشتہ داروں سے متعلق رہے یعنی آتا جا تا رہے رابطہ قائم رہے تو جو یہاں سے لوگ چلے جائیں ان کی روح اپنے رشتہ داروں کو دیکھنے ان سے ملنے اور نہ صرف یہ کہ ان کو دیکھنے اور ملنے آتی ہے بلکہ ان کے لئے دعا بھی کرتی ہے جیسے ماں باپ اولاد کے لئے دعا کرتے ہیں اس لئے جو ہمارے بزرگ یہاں سے پر دے فرما گئے ہماری والدین ہمارے والد ہمارے داتا ہمارے نا ناؤں اگر ہمیں یہاں کسی مصیبت میسا کسی پریشانی میں نکالتے ہیں تو وہ باقاعدہ اسی طرح دعا کرتے ہیں کہ جس طرح اس دنیا میں رہتے ہوئے دعا کرتے ہیں اللہ! تعالیٰ ان کی دعاؤں کو سنتا ہے ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ ماں باپ نہ اپنی اولاد کے لئے آسائش و آرام کا سامان مہیا کیا جیسے کہ والدین کے اوپر فرض ہے کہ اپنے اولاد کی تربیت کر واپنی اولاد کے لئے آرام و آسائش کا سامان اتنا تو مہیا کر دو کہ وہ اتنا آرام سے روٹی کھا لے کپڑے پہن لے اپنے گھر میں رہے لے لیکن اس آسائش و آرام کو اکٹھا کر نہ میاللا کے قانون کو توڑ دیا ہے ایمانی کی دغا بازی کی لوگوں کی حق تلفی کی وغیرہ وغیرہ تو کچھ لوگ ایسے ہوئے ہیں کہ وہ آنا نہ بیچا دتے وہ دنیا سے اتنے بیزار ہو جاتے ہیں نہ اولاد کی طرف سے رشتہ داروں کی طرف سے ماہول کی طرف سے کہ وہ اس دنیا سے اس دنیا میں آنا نہیں چاہتے لیکن کیوں کہ انہوں نے ایمانیاں کی ہوئی ہوتی ہیں اللہ اور اللہ کے رسول اللہ کے بنائے ہوئے قانون کو توڑا ہوئے تو بطور اس سزا کے فرشتے لا زمًا ان کو اس دنیا میں لا تے ہیں کہ بھئی آپ نے اللہ اور رسول کا قانون توڑا اور لوگوں کیساتھ ایمانیاں کی لوگوں کو پریشان کیا ان کی دل آزاری کی اور لوگوں کی دل آزاری کی اور اولاد کے لئے یہ سب کچھ کیا اب دیکھئے کہ اولاد کیا کرتی ہے کیوں کہ تم نے اللہ کا اور اللہ کے رسول اللہ کا قانون توڑا تو تمہاری یہ سزا ہے کہ ادھر بار بار آؤ اور وہ نہیں آتے تو فرشتے انہیں جبرل لا تے بیٹو اب یہ خواب میں جو دیکھتے ہیں ہم دو طرح دیکھتے ہیں ایک تو یہ جو انتقال کر جائیں ان کی روحیں تعلق خاتون کی دنیا سے اس دنیا میں آتی ہیں دیکھ بھال کر نہ اپنے بچوں کی رشتہ داروں کی یا والدین کی اور دوسری طرف خواب دیکھنا یہ ہے کہ ان کو جبریل لا یا جاتا ہے اکثر لوگوں سے آپ نے سنا ہو گا کہ میں نے اپنے بزرگ کو بڑا پریشان دیکھا ان کو روئے ہوئے دیکھا ان کو آنکھ کے کنارے دیکھا ایسا دیکھا اور بہت سارے لوگ ایسا کہتے ہیں ہم نے اپنے بزرگ کو خوش دیکھا بھئی اچھے لباس میں دیکھا تو یہ جو دیکھنا ہے یہی اس کی تعبیر ہے اگر ایک آدمی آپ کے بزرگ ہیں ان کو آپ پریشامن دیکھتے ہیں بدحال دیکھتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں وہ تکلیف میں ہیں اور ایسی صورت جب ہو تو ان کا زیادہ سے زیادہ ایصال ثواب کرنا چاہیے کھانا پکا کر غریبوں کو ان کو عمور حاصل ہو یعنی جو تکلیف ہے اس دنیا میں کئے ہوئے علوم ہیں آپ کے لئے آپ کی اولاد کے لئے رشتہ داروں کے لئے قانون کو توڑنا کے لئے

م سزا کم تو نہ ہیں کم سکتے لیکن م اتنا تو کر سکتے ہیں کہ ان کے لئے تھوڑی سی آسانی فراہم کر دیں تو یہ جو بھی کچھ آدمی خواب میں دیکھتا ہے یہی اس کی تعبیر ہے اگر وہ خوش دیکھتا ہے تو اس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ان کو آرام و آسائش کی زندگی عطا فرمائی اور اگر وہ ناخوش دیکھتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے ان کی مغفرت کی ان کے لئے ایصال ثواب کرنا چاہیے ہر حال میں کہ بعد اس دنیا میں مر نہ والے کا تعلق تیس سال تک رسول اللہ کی حدیث کے مطابق تیس سال تک تعلق رہتا ہے اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 121

Track 3

Time 36:57

عبادت کے باوجود مسلمان کی تباہی کے اسباب کیا ہیں؟

بات یہ ہے کہ مسلمان اللہ پر ایمان رکھتے ہیں جتنا کچھ ہو تا ہے عبادت بھی کرتے ہیں حج زکوٰۃ نماز جو بھی فرق پڑتا ہے کرتے ہیں تو اس میں یہ کہہ جا سکتا ہے اگر بہت بڑی تعداد میں مسلمانوں کی تو کافی لوگ ایسے ہیں جو اللہ اور رسول کے مانند ہیں اور ان پر اللہ اور اللہ کے رسول پر جان تک دینے پر اس کے مظاہر بھی کئی دفعہ ہوئے ہیں جب کوئی ایسا مرحلہ پیش آیا مسلمانوں نے یہ محسوس کیا کہ ہماری امالی اور جانی قربان سے اللہ اور اللہ کا رسول خوش ہو گا تو انہوں نے نہ مال کی پر وا کی نہ جان کی پر وا کی ابھی کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے ہمارے سال پہلے کی بات ہے لاہور میں ختم نبوت کے سلسلے میں سنا کہ دس ہزار آدمی مر گئے اب یہ الگ بات ہے کس نے مارا اب یہ کہہ سکتے ہیں کہ مسلمان ذلیل بھی ہے مسلمان بھکاری ہے اب یہ صحیح ہے کہ غیر مسلم قومیں ہمیں سہارا دے دیں اور ہماری امداد نہ کریں تو نہ ہیں کہہ جا سکتا کیا ہمارا کیا حشر ہو گا تو اس کی دو ہی صورتیں ہیں ایک تو یہ صورت ہے کہ جو ہم عبادت کرتے ہیں وہ مقبول ہے نہ ہیں اللہ کا دو سری صورت ہے کہ ہو سکتی ہے ہم جو عبادت ریاضت کرتے ہیں وہ عبادت و ریاضت کے دائرے میں ہے نہ ہیں آتی ہے سمجھ رہے ہیں کہ وہ عبادت ہے سمجھ رہے ہیں کہ وہ اللہ کے سامنے جھکنا ہے ہم سمجھ رہے ہیں جو ہم نے حج کیا وہ اسی طرح کا حج ہے جس طرح ہمارے اسلاف حج کرتے تھے ارکان تو وہی ہیں نماز کے بھی ارکان چودہ سو سال پہلے بھی نماز بات یہ کہ چودہ سو سال پہلے جس طرح آذان دی جا

تی تھی آج بھی دی جا تی ہے چو دے سوسا ل پلے جو رخ تھا مسجد میں قبلہ کا
 وہ آج بھی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ مسلمان ذلیل و خوار ہے اس کی ایک آیت جو
 قرآن سے ثابت ہے وہ ہے کہ ہماری جو روزی ہے وہ حلال ہے جب کہ اللہ
 تعالیٰ نے واضح طور پر یہ قرآن پاک میں حدیثوں میں تمام جتنے فقہ ہیں ہماری
 ان میں یہ بات وضاحت کے ساتھ بیان کر دی گئی ہے کہ اسلام میں بنیادی بات
 ہے کہ رزق حلال ہے روزی حلال ہے اگر روزی حلال نہیں ہو گی تو نہ نماز کا
 کوئی فائدہ ہو گا ، نہ روزے کا کوئی فائدہ ہو گا ، نہ حج کا کوئی فائدہ ہو
 گا ، دو سری بات اسلام یہ بتاتا ہے کہ سب سے بڑی چیز جو ہے وہ اسلام، میں
 ہے وہ منافقت ہے اسلام جو منافقت کو کسی بھی حال میں پسند نہیں کرتا
 منافقت جو اس کو قبول نہیں کرتا تیسرا جو وسوسہ بڑا گناہ ہے جس میں
 اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے میں دو گناہ معاف نہیں کر سکتا ایک
 شرک ایک حقوق العباد اب یہ بھی دیکھنا ہے کہ ہم شرک کے دائرے میں تو
 کبھی ہم نہ قدم تو نہیں رکھ لیا اس لئے کہ حق تلفی بجا ہے خود برابر شرک
 تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا دو گناہ معاف نہیں کروں گا ایک شرک ایک حقوق العباد
 یعنی شرک اور حق تلفی دونوں برابر برابر پیاب یہ بھی دیکھنا ہے کہ
 مسلمانوں میں شرک کا تو کچھ ظاہر نہیں ہو رہا تو یہ چار چیزیں ہماری
 سامنے ہیں ایک یہ رزق حلال ، دو سری یہ منافقت سے بچنا ، تیسری یہ کہ
 کسی کی حق تلفی نہ کرنا اور چوتھی یہ کہ اگر یہ چار چیزیں مسلمانوں کے
 اندر ہیں تو وہ مسلمان کہلائے گا مستحق ہے اور اگر یہ چار چیزیں مسلمان کے
 اندر نہیں ہیں تو وہ خود کو تو مسلمان کہہ رہا ہے لیکن وہ مسلمان نہیں ہے
 نہیں اس کا فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اب ہم روزی کے اوپر آئے ہیں اس وقت
 جو ہماری معیشت ہے وہ ہماری سود کے اوپر ہے بینک میں سود ، گاڑیاں ہماری
 چلائے کے لئے جتنی ہیں وہ سب سود کے اوپر مثلاً قسط جہاں بھی آجائے گی
 وہ سود کے اوپر ہے اب سود کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر کہہ دیا ہے
 کہ جو لوگ سود لیتے ہیں اور جو لوگ سود دیتے ہیں وہ میرے کھلے دشمن ہیں
 تو اب دشمنی دانستہ ہو رہی ہے دشمنی نہ دانستہ ہو رہی ہے یا دشمنی
 مجبوراً ہو رہی ہے لیکن ہر حال دشمنی دشمنی ہے جب اللہ تعالیٰ یہ بات
 واضح طور پر دیکھ کر رہا ہے کہ سودی نظام میں چلنے والے لوگ میرے دشمن
 ہیں اب ہماری روشنی ہے حلال نہیں ہے سود کی اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا دشمن
 کہہ رہا ہے تو ہماری ان نمازوں کا ہماری روزوں کا اور ہماری حج کا کلیاں
 نڈ اللہ تو ہمیں دشمن کہہ رہا ہے اور ہم سب وہ کام کر رہے ہیں جو اللہ
 کے لئے پسندیدہ ہے تو یہ کیا بات ہوئی تو اللہ اپنے دشمن کے عمل کو قبول
 کیسے کرے گا تو ایک تو ہماری مسلمانوں کی جو زیورحالی ہے پریشانی ہے اور
 ذلت اور خواری کا جو باعث ہے سود ہے تو آپ کا ایک روزی کا معاملہ
 آگیا اب آپ کے صاحب یہ تو ایک مجبوری ہے کہ فزیکل کے بغیر تو نظام
 نہیں چل سکتا تو اللہ جو اللہ اس مجبوری کو نہیں مانتا مجبوری نہیں

آپ نے خود اس معیشت کو بنا نا ایسی معیشت آپ نے بنا ئی کہ آپ جو اس میں پھنس گئے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وسائل کے کمی نہ دی آپ اپنا تیل نکالیں گیس نکالیں اپنے ہانڈ سٹریاں قائم کریں ایمانیاں چھوڑ دیں کمیشن چھوڑ دیں نتیجہ یہ ہو گا کہ ایسا معاشرہ آپ قائم کریں گا میں کا میاب ہو جائیں گے جس میں یہ سود کی لانت سے جان چھوٹ جائے گی اور جب یہ سود کی لانت سے جان چھوٹ جائے گی تو آپ اللہ کی دشمنی کے دائرہ سے باہر نکلے گے اب آپ غور کریں ایک آدمی آپ کا دشمن بھی ہے تو وہ دوست بھی ہے کیسے ہو سکتا ہے یعنی کوئی آدمی آپ کا دشمن ہے وہ ثابت بھی ہو گیا کہ دشمن ہے اور اس نے کہہ بھی دیا کہ میرا دشمن ہے اب یہ کہ وہ خوش ہو گا تو یہ کیسے ہو گا اب آجائیں اس کے منافقت کے اوپر یہاں جو مسلمانوں کا حال ہے زبان سے کچھ اور کہتے ہیں عمل کچھ اور کرتے ہیں پوری قوم کا یہ حال ہے کہ جھوٹ جو ہے وہ پوری زندگی میں سراٹھت کر چکا ہے ہمارے حضور قلندر بابا اولیاء فرمایا کرتے تھے بڑے دوکھ کے ساتھ تو مسلمانوں کو عجیب حال ہے کہ جھوٹ بولتے ہیں بغیر ضرورت کے فیشن میں بھٹی جھوٹ بولنے کے بعد ایک پیالی چائے مل جائے تو بصر تو آجائے بھٹی چائے مل گئی چائے مل گئی اب ہماری جو قوم ہے اس میں ہر آدمی اپنے گریبان میں دیکھ سکتا ہے کہ ہم لوگ بلا ضرورت عدا جھوٹ بولتے ہیں کوئی اپنی لوگائی کے لئے جھوٹ بولتا ہے کوئی کسی کو خوشامت میں خوش کرتا ہے کہ لئے جھوٹ بولتا ہے کوئی کسی کو عزیت پہنچاتا ہے کہ لئے جھوٹ بولتا ہے کوئی کسی کو مقصد ہے کہ کسی نے کسی عنوان سے اس کی زندگی میں جھوٹ کا عمل داخل ہو جاتا ہے ایک ہزار آدمی اگر اپنا محاسبہ کریں تو میرا انداز ہے کہ کسی پانچ دس آدمی سے زیادہ ایسے نہیں نکالتے جن کی زندگی میں جھوٹ کا عمل داخل نہ ہو تو جھوٹ ہے وہ منافقت ہے تو منافقت کو اللہ پسند نہیں کرتا، اب حقوق العباد کا کیا حال ہے اب حقوق العباد کا یہ حال ہے کہ سب سے قریب ترین رشتہ میاں بیوی کا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا دیا... کہ بیویاں تمہارا لباس ہیں اور شوہر بیویوں کے لباس ہیں تو اس سے زیادہ کوئی قرابت کا اس سے زیادہ کوئی طریقہ نہیں تھا اظہار کا لباس ہیں ایک دوسرے کے اب آپ دیکھیں کوئی گھر شاید ایسا ہو گا جہاں میاں بیوی ایک دوسرے سے لڑتے ہیں وہیں اور ایک دوسرے کی حق تلفی نہ کرتے ہوں لڑ رہے ہیں ہرمیاں ہر گھر میلڑائی میرا خیال ہے اگر سو گھر آپ لیں تو مشکل سے ایک دو گھر بڑی مشکل ہے ایسے نکلیں گے جہاں میاں بیوی آپس میں لڑتے ہیں وہیں اس لڑائی کی بنیاد پر بیوی سے داستان طور پر غیر داستان طور پر شوہر کی حق تلفی ہو رہی ہے اور بیوی کو شوہر کی حق تلفی ہو رہی ہے جب یہ میاں بیوی کی آپس میں حق تلفی ہو رہی ہے تو پھر اولاد بھی ویسے ہی نکلتی ہے تو اولاد جو والدین کی حق تلفی کر رہی ہے اور والدین اولاد کی حق تلفی کر رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم نے وہ گناہ اپنی زندگی میں اپنے ارادہ اختیار سے داخل کر لیا اب

آپ ایسا گناہ کر رہے ہیں کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر یہ اعلان کر دیا میں اس کو معاف نہیں کروں گا اور پھر اللہ تعالیٰ کی آپ عبادت بھی کر رہے ہیں تو یہ کیا بات کر دی اب شرک پر آجا ئیے اور مشرکین کے لئے جو عذاب کی وحیدیں ہیں آپ سب ہی لوگ جانتے ہیں اب شرک کا ہمارا یہ حال ہے کہ ہم اللہ کا تو تذکرہ کرتے ہیں کہ اللہ بڑا ہے اللہ را زق ہے اللہ قادر مطلق ہے لیکن ایمان داری کی بات یہ ہے کہ اللہ را زق ہم اپنے سیٹ کو اپنے بوس کو اپنے گو رنمنٹ کو اور ان لوگوں کو جو ہمیں مہینے کے بعد ہمارے ہاں تھ پر تنخواہ رکھتے ہیں ان کو رازق کرتے ہیں سیٹ نا را ض ہو جا ئے گا تو نو کر ی سے نکال دے گا سیٹ خوش ہو جا ئے گا تر قی ہو جا ئے گی کچھ کریں گے نہیں تو کھا ئیں گے کہ ہاں سہ جب کہ آپ کی زندگی میں یہ بات داخل ہے کہ آپ اس دور میں سہ گزر چکے ہیں کہ جب آپ کچھ بھی نہیں تھے جب بھی آپ کو اللہ نے روزی فراہم کی تھی ماں کے پیٹ میں آپ کو روزی فراہم کی اور سو لہ ستر سال تک اللہ نے آپ کو روٹی فراہم کی کبھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو کبھی کسی کی عمر تیس سال ہے کسی کی پچاس سال عمر ہے ہر شخص اس بات پر غور کر سکتا ہے کہ کیا پچیس سال کی عمر میکیہی وہ بھوکا سو یا ہے کیا پچیس سال کی عمر میکیہی وہ ننگا ہے کیا پچیس، یا پچاس یا ساٹھ سال کی عمر میکیہی وہ بگھر رہا ہے، تو ایک ہی جواب ہوگا کہ نہیں ایسا نہیں ہوا تنگ تو شی الگ آتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہوا آدمی بھوکا رہا ہو، ننگا پھرا ہو، بغیر گھر کے رہا ہو گھر چھوٹا بڑا تو ہو سکتا ہے لیکن چھت اسے ضرور ملا گی تو جس اللہ نے آپ کو ان حالات سے گزار دیا جب آپ کسی قابل بھی نہیں رہے آپ کی نگہبانی کی، آپ کو رزق فراہم کیا، آپ کو وسائل فراہم کئے، آپ کو گھر دیا، آپ کو ماں باپ دئیے، آپ کو بیوی دی، آپ کو بچے دئیے اب آپ کچھ عرصہ کے بعد آپ یہ کہیں کہ ہم کچھ کریں گے نہیں تو کھا ئیں گے کہ ہاں سہ تو یہ بہت ہی بڑی نہ انصافی اور ظلم ہے اللہ رازق ہے انا اللہ... تو اب یہ کہنا کہ اللہ ہمارا رازق ہے محض زبانی اور عملاً اس کے خلاف کرنا تو اس کا مطلب یہ ہے ہوا کہ اللہ کا جو ذکر ہے وہ آپ دل کے ساتھ نہیں کر رہے موجودہ ماں کی دور میں موجودہ معاشرے میں ہر آدمی یہ دیکھ رہا ہے کہ دولت، دولت... ہاں دولت... دولت... ہاں دولت... اب تو خاندان بھی وہی ہے جس کے پاس چار پیسے ہو تے ہیں اب یہ اچھا خاندان ہے جس کے پاس چار پیسے نہیں ہو تے تو اب اس کا مطلب یہ دفولت کو اتنی اہمیت دے دی گئی ہے کہ شرافت و ندامت تقویٰ سب چیز ختم ہو گئی اصل چیز دولت ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے اندر دولت پرستی آگئی ہے مسلمان دولت کے بجاری ہو گیا اور جب مسلمان دولت کا پجاری ہو گیا تو وہ شرک کے دائرے میں داخل ہو گیا تو ان حالات میں مسلمان ذلیل و خوار نہیں ہو گیا وہ اللہ کی طرف سے عذاب نہیں ہے ہماری اپنی کچھ ساخت کی پریشانیاں ہیں اللہ کہتا ہے وتخصمو... کہ مسلمانوں کے لئے ایک پروگرام ہے اور وہ پروگرام یہ ہے کہ

مسلمان متحد ہو کر ایک اللہ کے ساتھ اپنی مرکزیت قائم کرے اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالے لیکن یہاں تو صورت یہی ہے کہ انسان کی پہچان یہی تفرقہ ہے۔ سب کوئی شیاں ہیں، کوئی سنی ہے، کوئی دیوبندی ہے، کوئی بریلوی ہے، کوئی چٹھالیوی ہے اور کوئی کیا ہے اور کوئی کیا ہے کوئی نجوی ہے پتا نہیں کیا کیا فرق ہے میں تو اس کی بڑی عجیب آپ غور فرمائیں اللہ تعالیٰ فرما ئیں تفرقہ نہیں ڈالو ایک مرکزیت پر قائم رہو اور ہماری صورت یہی ہے کہ ہم تفرقہ میں بیٹھیں وہیں ظاہر بات ہے اللہ کی کھلی نافرمانی کی ہے قرآن پاک کی آیت کی کھلی نافرمانی ہے باغوت ہے اگر تفرقہ اسلام میں آجائے تو یہ قرآن کی اللہ کی رسول اللہ کی بغاوت ہے تو مسلمان بغاوت کر رہا ہے اور باغی ہے پر اسرار بھی کر رہا ہے کہ میں صحیح ہوں وہ غلط ہے جب کہ دیوبندی حضرت کے ہیں ہم جنتی ہیں بریلوی حضرات کے ہیں نہیں نہیں ہم جنتی ہیں اہل حدیث حضرات کے ہیں سب دو ذخی ہیں ہم جنتی ہیں بھئی تمہارا رہ پاس صنعت ہے تم سب اللہ نہ کہہ دیا اللہ کے رسول اللہ نہ کہہ دیا کہ ہاں سب تمہیں پتا چل گیا تم جنتی ہو باقی سب دو زخی ہیں لیکن اسرار یہی ہے کہ ہم اور یہ اسرار جب تک ختم نہیں ہو گا تو تفرقہ ختم نہیں ہو گا تو اب یہاں بھی قرآن پھیلا دو اللہ کہتا ہے ہم ایک خاندان بن کے رہو تو مسلمان کہتا ہے ایک خاندان بن کے رہنا نہیں ہے کہ یہی نہیں سکتے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں نماز وہ ہے کہ جس میں بندہ کا اللہ کے ساتھ تعلق قائم ہو جائے اب یہ ہے کہ جب کوئی بندہ اللہ و اکبر کہہ کر پکارے اور ہاتھ باندھ تو اب اس کا ذہن اللہ کے علاوہ کسی دوسری طرف نہیں چلتا لیکن یہاں سورج برعکس آدمی تاج کھلتا ہے لیکن اگر ذہن قائم نہیں ہوتا تو نماز میں قائم نہیں ہوتا ایک تھا نہ دار بلا لہ جناب تھا نہ دار کے علاوہ کہیں ذہن ہوتا ہے نہیں ایک ترکیب ہو گی کہ میں ایسا کوئی طریقہ اختیار کرو کہ یہاں سب جان چھوڑ جائے اب یہ تو مسلمانوں کی بات سمجھ میں آگئی مسلمان ذلیل و خوار ہے سمجھ میں آگئی یا اس میں کوئی اور مثال دو کوئی اور تشریح کرنی ہے اس میں یہ جو میں نے چار بتائیں بتائی ہیں مسلمانوں میں نظر آتی ہیں یا نہیں آتی کس بنیاد پر انسان اللہ تعالیٰ کے انعام کا مستحق ہو گا یا پریشانیوں کا مستحق ہو گا اب دو سرا مسئلہ اس میں یہ ہے کہ جو کہ صاحب دو سری قومیں تو اللہ کو مانتی ہیں نہیں ہیں وہ خوشحال ہیں ترقی یافتہ ہیں تو دیکھئے دو صورتیں ہیں ایک تو صورت یہ ہے کہ اللہ کو آپ نہ لالہ اللہ ... پڑھ کر اللہ کی وحدانیت کو تسلیم کر لیا اور حضور الصلوٰۃ والسلام کو بحیثیت پیغمبر کے بحیثیت رسول کے تو آپ نہ قانون کو تسلیم کر لیا تو قانون پر اگر آپ عمل درآمد کریں گے قانون کے مطابق آپ اپنی زندگی گزاریں گے تو وہ جو انعام و اکرام کا وعدہ ہے وہ قانون کی پابندی کے تحت ہے قانون کا عمل ہو گا تو انعام و اکرام کے مستحق ہو نگے دو سری قوموں کا یہ ہے وہ تو مانتے ہیں نہیں وہ تو کہتے ہیں خدا ہے نہیں لہذا وہ اس قانون کے دائرہ سے نکل

گیا اب یہ کہ آپ کو جو نظر آ رہا ہے کہ صاحب و ہاں سے پیسہ آ رہا ہے میں
 میں بھیک مل رہی ہے مگر روٹی کھا رہا ہے پیسہ ترقی کر رہا ہے میں اس کا بھی
 قرآن پاک جواب دیتا ہے قرآن نہ یہ کہ میں نہ زمین کے اندر اللہ نہ
 زمین کے اندر نشا نیاں بکھر دی ہیں جو قوم تجسس کرے گی جدو جہد کرے گی
 ریسرچ کرے گی وہ قوم اس سے فائدہ اٹھا لے گی اللہ نہ یہ کہ میں نہ میں کہ
 میں نہ مسلمانوں کے لئے مخصوص فرما دی ہے و انزلنا... دیکھئے اللہ نہ یہ نہ میں
 کہ میں فق مسلم... منافع مومن... منافع للنار کے جو بندہ نو عین کی توانائی کو
 نو عین کوتلاش کرنا جو بندہ اس بات کو ڈھونڈ لیتا ہے

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acad 121

Track 4

Time 05:01

کسی اور پیر و مرشد سے فیض کس طرح ملتا ہے ؟

ایک صورت یہ ہے کہ میرا خیال ہے کہ حضور قلندر بابا اولیاء کے سلسلہ میں
 ہی یہ بات سامنے آئی ہے اس لئے کہ ہماری عمر ساٹھ سال سے زیادہ ہو گئی
 ہے ہم نے کبھی کسی سے نہیں سنا اپنی بزرگوں سے نہ بیسنا کہ میں کتاب
 میں بھی نہیں پڑھا کہ آدمی دو جگہ بیعت نہیں ہو سکتا اور ہم نے کہیں کسی
 سے سنا بھی نہیں ہے عجیب اتفاق ہے تو حضور قلندر بابا اولیاء کا یہ ارشاد ہے
 کہ حضور علیہ السلام کا یہ بنا یا ہوا قانون ہے کہ آدمی دو جگہ بیعت نہیں ہو
 سکتا بیعت جو ہے وہ کوئی فرض نہیں ہے یا کوئی عشاء یا وتروں کی طرح
 واجب نہیں ہے رو حانیت سیکھنے کے لئے بیعت ضروری ہے جس طرح دنیاوی
 علوم سیکھنے کے لئے استاد اور شاگرد کا ہونا ضروری ہے اس طرح رو حانیت
 سیکھنے کے لئے بھی ایک استاد کا انتخاب ضروری ہے اور اس استاد کے انتخاب کا
 نام بیعت رکھ دیا گیا ہے لیکن قانون یہ ہے کہ ایک آدمی دو جگہ بیعت نہیں ہو
 سکتا ایک ہی جگہ بیعت ہو گا اچھا ایک بندہ ایسا ہے کہ پیرو مرشد کا وصال ہو
 جائے یا پیرو مرشد اپنے مرید کو خود آزاد کر دے خود آکر آزاد کر دے پھر وہ دو
 سری جگہ بیعت نہیں ہو سکتا اور دو سری جگہ کا فیض بھی حاصل کر سکتا
 ہے اب رہ گیا یہ کہ پیرو مرشد کا وصال ہو گیا آدمی کسی جگہ طالب کی
 حیثیت اس کو تصوف کے لئے اس کا اصلاحی نام ہے تعلیم بیعت ہونا اس ہی
 کو کہتے ہیں یعنی پیرو مرشد کے وصال کے بعد بھی کوئی آدمی کسبیل فدو سری
 جگہ بیعت نہیں ہو سکتا طالب ہو سکتا ہے و نہ کا مطلب دنیا داری کے

حساب سے اصلی بیٹا نہیں بن سکتا ماں جائے بیٹا نہیں بن سکتا متبلا بن سکتا ہے
اب ظاہر ہے جب کوئی آدمی کسی کو متبلا بنا تا ہے تو اپنی جو وراستہ ہے
اس کی اس کی اولاد بھی ہے اس کے مطبعت بھی ہے تو ظاہر ہے اس نے اس
کو مطبعت بنا یا اپنی اولاد کی ذمہ داری لی ہے اس لئے اس کی تربیت کرتا ہے
اور اس کے لئے ورثہ بھی چھوڑتا ہے لیکن مطبعت نہیں بنے میں اور ایک اولاد نہیں
میں ظاہر ہے جو فرق ہے وہ ظاہر ہے اور بیعت نہیں کیا طوفیل جس
سے ملتا ہے اس سے ملتا ہے ایک اور صورت ہے صورت ہے تو ہی ہے کے
پیرو مرشد کا وصال نہیں کیا جسمانی طور پر روح موجود نہیں ہے تو اب
جسمانی طور پر شعور کے لئے ضروری ہے کہ کوئی ٹارگیٹ ہے وہ سامنے ہے وہ
ملے بیٹھنے اپنے واردات اور کیفیات بیان کرے اب مرشد تو اس کے سامنے نہیں ہے
واردات کیفیات نہیں دے سکتا ہے تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شیطان اس میں پر مار
دے دیکھ رہا ہے شیطانی باتیں اور کان میں یہ آ رہی ہے عصاب کا بڑا قصہ
مشہور ہے نماز معاف کرنے والا تو اس نے کہا ہے نہیں کیسے ہو سکتا ہے تو
یہ کہ شیطان بیچ میں داخل ہو سکتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ ایک
جسمانی طور پر میٹر ایک آدمی سامنے ہے جس سے آدمی اپنے واردات اور کیفیات
بیان کرے اس کا تعین کرے وہ اس کے پیرو مرشد کا تو وصال نہیں کیا
کرے گا وہ کسی ایک آدمی کو انتخاب کرے گا تو ایک صورت تو یہ ہے تو ہی ہے وہ
آدمی جس کا اس نے انتخاب کر لیا یعنی استاد دو سرا استاد اس کو فیض
پہنچا دے اور ایک صورت یہ ہے تو ہی ہے وہ اس کی تربیت کر دے اس کی مرید
کی تربیت کر دے اور ایسی تربیت کر دے کہ جو پیرو مرشد وصال کر چکے ہیں
ان کی روح سے اس کی روح پھیل جاتی ہے تو دو صورتیں ہیں ایک تو یہ
بھئی ہے وہ تیار کر دیتا ہے فیض سے سمجھتا ہے وہ اپنا پیرو مرشد ہے اور اگر
جس نے جس کے آپ متبعت ہو گئیوں میں بھی یہی طریقہ ہے کہ وہاں بھی وہ آپ
کو براہ راست کچھ نہیں دے گا بلکہ جو کچھ اسے دینا ہے وہ آپ کے پیرو مرشد
میرا ایک بڑا قصہ ہے کہ میں قبض کی میری کیفیت تھی اور میں اپنے پیرومر
شد سے جو میرے بھائی اور تھیں ان کے خطوط میں حضور قلندر بابا اولیاء
کو پڑھ کر سنا کرتا تھا تو مجھے بڑا وہ تھا کہ بھئی مجھے تو کچھ نظر
نہیں آتا کہ یہ کیا چکر ہے کوئی آسمان میں پہنچ گیا کوئی جنت میں پہنچ
گیا کوئی ملاقات ہو گیا اور میں تو کبھی خواب بھی نظر آتا تھا تو ہم
خیال میں ہی رہتے تھے بڑی پریشانی ہے تو تھی تو میں اپنے پیرو مرشد سے پو
چھا کرتا تھا ترکیب سے کہ فلاح صاحب جو ہیں ان کی صلاحیت مجھ سے زیادہ
ہے کہ فلاح خاتون ہیں کہ صاحب ہم اس سے بھی گئے گزرے ہیں کہ نہ لگے
بالکل اب وہ ایسی ایسی کیفیت ہے کوئی بڑی پریشانی ہے کوئی اور ایک احساس
کمتری کا پیدا ہو گیا احساس محروم پیدا ہو گیا ہم اس لائق نہیں ہیں کہ
ہمیں روحانیت ملے اب دیکھئے نہ ایک آدمی یہ بتا رہا ہے ایک آدمی وہ بتا رہا ہے میں
تو کچھ نظر نہیں آ رہا اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 121

Track 5

Time 09:14

کیا کوئی ولی اللہ کسی ولی اللہ کی ولایت سلب کر سکتا ہے؟

ایک بزرگ گزار ہیں عبدالبختار انہوں نے ابرو و سبر و سد ایک کتاب لکھی ہے
مشہور کتاب ہے تصوف تو اس میں ایک واقعہ لکھا ہے اور واقعہ لکھا ہے ایک
بزرگ تھے ان کی دو مرید تھے اور وہ دو نوں مرید گھر میں رہا کرتے تھے جھپٹا
نہ سہ آگئے تھے وہی رہتے تھے اپنے پیرو مرشد کے بعد جیسے ہی وہ بڑے ہوئے
اور صاحب شعور ہو گئے تو ان میں سے ایک نے یہ کہا کہ حضرت صاحب میں
اتنے سال ہو گئے پندرہ سال سو سال آپ کی خدمت میں ہو گئے ہیں لہذا جو
میرا حصہ ہے وہ مجھے منتقل کر دیں اور وہ کہتے تھے کہ اللہ میاں بہتر کرے گا
یہ ہو گا وہ ہو گا و اتنا معاملہ لمبا ہوا کہ انہوں نے بہت ہی زیادہ اسرار
کیا اور ساتھ میں انہوں نے امتی کو بھی بلا لیا انہوں نے کہا جو تم کر رہے ہو
ٹھیک نہیں ہے بات وہی اچھی ہو گی جو اللہ کی طرف سے ہو گی ایک قاعدہ
ہے قانون یہ بنتا ہے کہ خود چل کر آئیں انہوں نے کہا نہیں صاحب اب ٹھیک تھا
کہ میں تو جاؤں گا اور میرا حصہ جو میں نے آپ کی خدمت جو کی ہے اتنے
عرصہ تک اس کا جو بھی صلہ ہے آپ وہ مجھے دے دیں تو جب انہوں نے یہ کہا
جو بھی خدمت مینے کی ہے اس کا صلہ دے دیں تو انہوں نے پھر نظر کھول دی
مرا قبہ ان کا کھل گیا فیض حاصل ہو گیا وہ چلے گئے دو سرے جو مرید تھے وہ
گھر میں ہی رہے یہ نہیں گئے انہوں نے کبھی کچھ کہا ہی نہیں دیا جا ئے وہ دیا
جا ئے فیض حاصل ہو کچھ نظر نہ پاتا یہ نہیں ہوتا وہ نہیں ہوتا تو کافی
عرصہ وہ رہے اور اس کے بعد ان کا وصال ہو گیا انتقال ہو گیا اب انہوں نے کہا
بھئی اب کیا جانا ہے اب بچے بڑے ہو گئے بنے ہیں بھائی ہیں اب ان کی شادی
بیاہ کروں تو پھر کہیں جائوں تو وہ اس میں لگے رہے کچھ بچوں کو کا روبار
کر وایا کچھ بچوں کو ریا ضتیں کر وائیں شادیوں کر وائیں جب سارے کام ہو گئے
تو انہوں نے اماں جی سے کہا کہ صاحب آپ اب ہمیں اجازت دیں ہم جائیں
انہوں نے بہت ہی بے دل ہو کر کہا اچھا بھئی ٹھیک ہے تم جاؤ لیکن وہاں سے
گھر سے رخصت ہاں رہاؤ تو انہوں نے کہا کہ اپنے پیر صاحب کی مزار پر بھی
سلام دینی چاہیے حاجی دینی چاہیے تو وہاں گئے وہاں جا کر سلام کیا
فاتحہ پڑھی اس کے بعد پھر وہاں سے چلے گئے پھر کشش ہوئی ایک دفعہ جا کر
اور سلام کر لوں پھر کبھی آنا ہو یا نہ آنا ہو پھر دو بار گئے پھر وہاں بیٹھے
رہے کچھ پڑھتے رہے ایصال ثواب کیا سلام کیا پھر واپس آئے پھر کشش ہوئی

کہ پھر کب آنا ہو کہ ان ملاقات ہو نہ ہو کس طرح ہو تیسری مرتبہ جب وہ
 آئے تو ایک گداز پیدا ہوا کہ وہ وقبر سے لپٹ گئے اور رو نہ لگیا اور رو نہ رو نہ
 ان کو نیند ہی آگئی وہ شعوری طور پر جو ایک یکسو ہو گئے تو انہوں نے اپنے
 پیرو مرشد کو دیکھا تو بڑے خوش ہوئے بڑے ان کی تعریف کیا اور جو کچھ ان کا
 حصہ تھا وہ خواب میں دیا منتقل کر دیا اب یہ اپنے گھر پر جا رہے تھے تو راستہ
 میں اسی دوست کا گھر پڑا تو ان کا دل چاہا کہ بھئی اس دوست سے بھی مل
 کہ چلے جائیں تو جب وہاں گئے اس گائوں میں داخل ہوئے اس قصبہ میں
 داخل ہوئے تو وہاں ایک شور مچا ہوا تھا بڑے عجیب بھئی یہ کیا ہوا کہ نہ لگے
 صاحب ایک آدمی سے وہ اچھا خاصہ مسلمان تھا اور وہ پتا نہیں کیا کیا با
 تیسکرتا اللہ کہ خلاف باتیں کرتا ہے شریعت کہ خلاف کوئی بات کرتا ہے تو
 اس کو جو ہے وہ بادشاہ نہ پناہ نسی کی سزا دی تو انہوں نے کہا بھئی کون
 ہے کیا ہے تو ان کو بھئی اشتقاق ہوا ایسا کون سا آدمی ہے تو وہ گئے تو معلوم
 ہوا کہ وہ ان کے وہی پیر بھائی تھے تو انہوں نے کہا بھئی تو نہ یہ کیا سلسلہ کیا
 ہوا ہے تو کہ نہ لگے بھئی کیا غلط کہہ رہا ہوں کہ نہ لگے بھئی تم یہ کہہ رہے
 ہو اب ایسی بات کرو جس کو لوگ سمجھ سکیں اب تم تو ایسی بات کہہ رہے ہو
 کہ لوگوں کی شعوری سکت ہی نہیں ہے جو سمجھے تم تو رقبہ ڈال دیا شریعت
 میں بھی رقبہ ڈال دیا معاشرہ میبھئی رقبہ ڈال دیا اس سے تو ہمارے اسلام کی
 بدنامی ہمارے پیرو مرشد کی بدنامی ہے یہ تو تم کرو بھئی انہوں نے
 کہا نہیں نہیں یہ کیسے ختم کروں یہ لوگ تمہیں موت کے گھاٹ اتار دے گا
 تمہاری تو پناہ نسی کی سزا ہو گی تو کہ نہ لگے مر نہ جینے کا کیا فرق ہے تو
 کہ نہ لگے تم تو بے قوف کی باتیں کر رہے ہو یہاں ایک ہی بات ہے اب
 پناہ نسی ہی دے دے تو انہوں نے کہا یہ تو معاملہ بہت ہی زیادہ خراب ہو گیا
 تو وہاں جو جج تھے قاری صاحب تھے ان سے جا کر کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اس
 طرح تو یہ کہہ آپ مجھے کچھ دن کی مہلت دیں انہوں نے کہا ہم تو مہلت
 نہیں دے سکتے یہی کہہ یہاں کا جو خلیفہ اور بادشاہ ہے یہ ہم کر سکتے
 ہیں کہ بھی تم درخواست و درخواست لکھ کر دو تو ان کی سفارش کر دے ہیں
 تم ان سے جا کہ مل لو قصہ مختصر یہ کہ وہ پناہ نسی کی سزا جو ہے وہ
 کچھ دن کے لئے روک دی گئی اب اس کے بعد میں وہ پھر آیا اپنے پیر بھائی کے
 پاس کہ تو اب بھی مان جا بعض آجا بھائی تو اس نے کہا کہ میں تو جو بات کہہ
 رہا ہوں سچ کہہ رہا ہوں میں کوئی غلط بات تو کہہ ہی نہیں رہا ہوں تو
 کہ نہ لگے بھئی ٹھیک ہے تو بات تو حقیقت کی کہ رہا اللہ کہ راز کیوں کھول رہا
 ہے بھئی اب تجھے اللہ نے کہا کہ بھئی مجھے تو کبھی اللہ نہیں کہا کہ میرا
 راز کھولو تو انہوں نے کہا کہ بات سیدھی سی ہے میں اپنے پیرو مرشد کو منہ
 دیکھنا ہے میں اپنے سلسلہ کو بر باد نہیں کر سکتا اب اگر تم باز نہیں آئے تو میں
 تمہارا سلب کردوں گا تو انہوں نے کہا یہ بھی کر لو گے تو کیا فرق پڑے گا انہوں
 نے کہا ٹھیک ہے بھائی انہوں نے جو اس کی جو روحانیت اس کو سلب کر دیا

سلب کر نہ کا مطلب یہ ہے کہ جو پر دہٹا ہوا تھا وہ پر دہ دوبارہ ڈال دیا اور
 اس کے بعد اس کو لجا کے بادشاہ کے سامنے کھڑا کر دیا کہ صاحب یہ ہیں وہ
 صاحب ان کو آپ نہ پہنا نسی دی ہے اب ان سے سوا لات کریں اب ان سے جو
 بھی بات کریں اب وہ کہتے ہیں مجھے تو پتا ہی نہیں کہ بھئی تم نہ یہ کہہ
 کہاتو وہ بات ہی نہیں رہی تو اس طرح کی اگر ولایت سلب کر لی جائے تو
 بہت اچھی بات ہے بھئی لیکن اب کسی کو کیا ضرورت پڑی کہ کسی کی ولایت
 سلب کرے یہ تو کوئی جائیداد رتو ہے نہیں کہ بھئی تم نہ میرا گھر چھین لیا
 میں تمہارا گھر چھین لوں رو حانی علوم کو سلب کر نہ سے کیا تعلق کوئی
 ولی اللہ کسی ولی اللہ کی جو ولایت ہے رو حانیت کیوں سلب کرے گا کیا
 ضرورت پڑی اگر وہ سلب کر بھی لیتا ہے تو وہ ایک عام دنیا دار میں اور رو حانی
 آدمی میں فرق کیا ہے والیکن یہ صورتیں جیسے کہ مینے ابھی آپ کو واقعہ سنا یا
 ہے سلب کرنا بھی بہتر ہے لیکن یہ ایک خائن ایک معاشرے میں فساد ہو جائے
 برپا ہو جائے یا رسول اللہ کے بنائے ہوئے قانون پر لوگ انگلیاں اٹھائیں اس
 سے تو بہتر ہے کہ اس کی جو نظر کھلی اسکو بند کر دیا جائے اختتام
